یومِ والدین

شعبۂ اطفال الاحمدیہ کے نئے پروگرام میں "یومِ والدین" منانے کی سکیم پر بعض مجالس عمل کر چکی ہیں۔ مثلاً کھاریاں، لائل پور، کراچی، پشاور، سرگودھا وغیرہ اور ضلع لائل پور کی چند دیہاتی مجالس نے بھی اس سکیم سے استفادہ کیا ہے۔ ۱۷ رمئی کو راولپنڈی کی مجلس نے نہایت دلچسپ رنگ میں "یومِ والدین" کی تقریب منائی۔ بچوں کی تقاریر اور علمی مقابلے ہوئے۔ والدین کے نمائندگان نے بھی تربیتِ اولاد کے موضوع پر مختلف پیرایوں میں روشنی ڈالی۔ رسامعین میں ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کی حاضری بھی حوصلہ افزا تھی۔ اس موقعہ پر مجلس راولپنڈی کی درخواست پر محترم صاحبزادہ میرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک خاص پیغام بھی بھجوایا تھا جو دیگر مجالس اور خدام کی راہنمائی کیلئے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ان ہدایات کی روشنی میں اپنی اپنی جگہ پر یومِ والدین کی اہم تقریب کو شایانِ شان طریق پر منانے کا جلد از جلد حسنِ انتظام کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

صدرِ مجلس کا پیغام

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں "یومِ والدین" کی تقریب کے لئے جس کا وہ اہتمام کر رہے ہیں کوئی پیغام لکھ بھیجوں۔ سو یہ چند سطور اُن کی خواہش کے احترام میں لکھ کر بھیج رہا ہوں۔

میں نے جب اطفال الاحمدیہ کے پروگرام میں اس بات کو شامل کیا تھا کہ آئندہ مجالس یومِ والدین کی تقریب کا اہتمام کیا کریں تو میرے مدِّنظر اس کے دو فوائد تھے۔ اوّل احمدی نوجوانوں اور بچوں کی اصلاح اور تربیت کا جو پروگرام مجلس خدام الاحمدیہ کے مدِّنظر ہے اس کے لئے بچوں کے والدین کی ہمدردی اور عملی تعاون حاصل کیا جاتے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا کے مامور جو دنیا میں آتے ہیں اُن کے وجودِ مقدس میں جاذبیت اور مقناطیسی اثر ہوتا ہے کہ جو لوگ اُن کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں اُن میں اس مقدس ہاتھ کے لگنے سے ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور خود بخود اُن کے دل میں اصلاح کا خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ خدا کے نبی اُس پارس کی طرح ہوتے ہیں جو خاک کو سونا

بنا دیتا ہے۔ وہ اُس برقی رَو کی طرح ہوتے ہیں جو اپنے متبعین میں بھی برقی رَو پیدا کر دیتے ہیں جس طرح بیٹری کو چارج کیا جاتا ہے لیکن بعد میں آنے والی نسلوں کا یہ حال نہیں۔ ان کی اصلاح کے لئے اور نبی کے لائے ہوئے پیغام کو اُن کے سینوں میں محفوظ کرنے کے لئے تا وہ نسلاً بعد نسلٍ سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا چلا جائے اور اسے ہوا نہ لگ جائے مسلسل جدّ و جہد اور اَن تھک کوششوں اور منظّم سعی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب تک جماعت کے سارے طبقے اور سب حصّے مل کر اس فریضہ کی طرف توجہ نہ دیں یہ بیل منڈھے نہیں چڑھ سکتی۔ ضرورت ہے کہ اصلاح کے اِس کام کو کامیابی سے چلانے کے لئے جماعت کے سب افراد بچّے، بوڑھے، جوان، عورتیں، مرد، ماں باپ، بچّے، بھائی بہن مل کر کوشش کریں اور ہر ایک دوسرے کو ہوشیار کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد پر قائم کرنے کی کوشش کرے۔

مجھے اِس بات کا شدید احساس ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ ابھی تک والدین کا عملی تعاون اور دلی ہمدردی حاصل نہیں کر سکی بلکہ بعض جگہ تو والدین اِس تنظیم کو اپنے حقوق و اختیار میں دخل اندازی سمجھتے ہیں اور اِس تنظیم سے ایک گونہ مخالفت رکھتے ہیں۔ قصور اس میں یقیناً ہمارا ہی ہے۔ اگر ہم نے اپنی تنظیم کو خدا اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریق پر چلایا ہوتا اور اپنے عمل سے والدین پر ثابت کیا ہوتا کہ ہم تو اُن کے اور اُن کی اولاد کے خادم ہیں، ہم اُن کے سچے ہمدرد اور بہی خواہ ہیں، ہمارا مقصد صرف اور صرف اُن کی اولاد میں صحیح اسلامی تعلیم کو قائم کرنا اور انہیں خدا سے دُوری کے جہنّم سے بچانا ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ والدین ہم سے کھنچتے یا ہماری کوششوں کا بُرا مناتے بلکہ یقین ہے کہ وہ ہمارے ممنون ہوتے اور دلی تعاون کے ساتھ ہمارے کام میں مدد کرتے۔ دوسری طرف میں احمدی بچّوں کے والدین سے بھی گذارش کروں گا کہ بے شک ہم سے کوتاہیاں ہوتی ہیں لیکن ہماری نیّت نیک ہے اور مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ ان کی اولاد کے دل میں احمدیت کی تعلیم زندہ رہے اور خدا اور اس کے رسول کے فرمانبردار اور اُن سے محبت کرنے والے ہوں۔ وہ پاکباز اور نفع مند وجود بنیں اور اپنی زندگی اور خدا داد طاقتوں کو محض دنیا طلبی اور بے مقصد زندگی گزار کر ضائع نہ کریں۔

پس مَیں احمدی والدین کو اُن کا فرض یاد دلاتے ہوئے یہ یقین دلاتا ہوں کہ مجلس خدام الاحمدیہ میں شمولیت اور اس کے کاموں میں حصّہ لینے میں سراسر اُن کے بچّوں کا فائدہ ہے۔ اِس طرح سے اُن کی قابلیتیں رو بکار رہیں گی، اُن میں نیکی اور تقویٰ پیدا ہوگا، اُن میں دین کے لئے جاں نثاری اور بنی نوع انسان کی خدمت کا احساس پیدا ہوگا۔ پس اُنہیں چاہیئے کہ وہ اپنے بچّوں کو اس تنظیم کا رُکن بننے کی تلقین کرتے رہیں اور خود بھی اس کے پروگرام میں دلچسپ

کیا اور تعاون کریں تاکہ ہم سب مل کر آئندہ نسلوں کی اصلاح کے مقصد کو جس کے بغیر احمدیت کامیاب نہیں ہو سکتی پورا کریں۔ پس میں والدین سے نہایت انکسار اور محض ہمدردی کی بنا پر درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجلس کے اصلاحی پروگرام میں ہماری مدد کریں جو خود اُن کی اولاد کی مدد ہو گی۔ اور پس اُن کو خدا تعالیٰ کا فرمان یاد دلاتا ہوں قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا کہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ گندی زیست اور دنیا کی محبت اور خدا سے دُوری ایک دوزخ ہے جس کا نتیجہ ابدی جہنم کی آگ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولاد کو اس آگ سے بچائے۔

یوم والدین کی تقریب سے دوسرا مقصد میرا یہ تھا کہ اولاد کے دلوں میں ماں باپ کے احسانوں کا احساس اور اُن کا ادب پیدا کیا جائے۔ مغربی فلسفہ اور دجل کے پھیلائے ہوئے وساوس کی یہ لعنت ہے کہ نئی پود میں والدین کا وہ احترام نہیں جو کہ مذہب اسلام سکھاتا ہے۔ بلکہ دیکھا جاتا ہے کہ اکثر بچوں میں ہرگز یہ احساس نہیں ہوتا کہ والدین جو اُن کو پالتے ہیں تو اِس کے لئے کتنی قربانی اور جانفشانی اور دُکھ اُٹھاتے ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ اُن کے ماں باپ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا ظہور اور خدا کی رحمت کو عیاں کرنے والے ہوتے ہیں۔ اسی لئے ہمارے حضور صلعم ہمارے ماں باپ ان پر قربان ہوں فرمایا کرتے تھے کہ جو اپنے باپ کو خوش نہیں کرتا اس سے خدا بھی خوش نہیں۔ اسی طرح لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! مجھ پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے فرمایا تیری ماں کا۔ اُس نے عرض کی پھر کس کا؟ فرمایا تیری ماں کا۔ اُس نے عرض کی اِس کے بعد؟ فرمایا اس کے بعد تیرے باپ کا حق تجھ پر سب سے زیادہ ہے۔

پس میں اطفال الاحمدیہ سے بھی کہتا ہوں کہ وہ والدین کے احسانوں کی قدر اور اُن کا صحیح ادب سیکھیں کیونکہ ہم اپنے ماں باپ کی محبت کے آئینہ میں اپنے پیدا کرنے والے کی رحمت کا عکس دیکھتے ہیں اور اُن کی خوشنودی میں ہمارے رب کی خوشنودی ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق دے اور ہماری کوششوں میں اپنے فضل سے برکت دے تا وہ دن جلد آئے کہ ہم اپنے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو تمام جھنڈوں سے بلند اُڑتا ہوا اور آپؐ کے دین کو سب دینوں پر غالب آتا اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ آمین +

والسلام

خاکسار

مرزا رفیع احمد ۱۲ ۵/۶۲

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ